السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا جمعہ کے دن زوال ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کے دن زوال کا اعتبار نہیں۔ اس کی دلیل وہ صحیح احادیث ہیں جن سے بدونِ اعتبار زوالِ اقامت جمعہ کا جواز ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو! ''اِرواء الغلیل (۳/۶۲)، عون المعبود (۱/۴۲۱تا۴۲۳)

نیز سنن ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے :

(أَنَّہٗ کَرِہَ الصَّلٰوۃَ نِصفَ النَّہَارِ اِلَّا یَومَ الجُمُعَۃِ وَقَالَ اِنَّ جَہَنَّمَ تُسجَرُ اِلَّا یَومَ الجُمُعَۃِ، قَالَ اَبُودَاوٗد: وَہُوَ مُرسَلٌ مُجَاہِدٌ اَکبَرُ مِن اَبِی الخَلِیل وابو الخلیل لم یسمع عن ابی قتادۃ' (سنن اَبِی داوٗد، بَابُ الصَّلَاۃِ یَومَ الجُمُعَۃِ قَبلَ الزَّوَالِ، رقم:۱۰۸۳'

''یعنی ''نبی ﷺ نے ماسوا جمعہ کے نصف النہار کو نماز پڑھنا مکروہ سمجھا ہے۔ فرمایا جمعہ کے ماسوا جہنم کی آگ کو بھڑکایا جاتا ہے۔

روایت ہٰذا اگرچہ ضعیف ہے لیکن المعروفہ میں دیگر روایات اس کی مؤید ہیں۔ ان میں بھی ضعف ہے لیکن سابقہ روایت کے ساتھ ملانے سے قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ حافظ ابن قیم نے ''زاد المعاد'' میں جمعہ کے خصائص بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ جمعہ کا خاصہ یہ ہے کہ زوال کے وقت فعل نماز امام شافعی اور ان کے موافقین کے نزدیک جائز ہے اور ہمارے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی کو پسند فرمایا ہے اور ابوداؤد کی مرسل روایت کو دیگر دلائل سے تائید حاصل ہے اور امام شافعی نے اس کو اس سے تقویت دی ہے۔ ثعلبہ ابی مالک سے منقول ہے کہ نبی ﷺ کے عام اصحاب جمعہ کے دن نصف النہار کو نماز پڑھتے تھے۔

صاحب ''العون'' نے مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے اختتام پر فرمایا ہے:

(وَالحَاصِلُ اَنَّ صَلَاۃَ الجُمُعَۃِ بَعدَ الزَّوَالِ ثَابِتَۃٌ بِالاَحَادِیثِ الصَّحِیحَۃِ الصَّرِیحَۃِ غَیرُ مُحتَمِلِ التَّاوِیلِ وَقَوِیَّۃٌ مِن حَیثُ الدَّلِیلِ وَاَمَّ قَبلَ الزَّوَالِ فَجَائِزٌ اَیضًا' (وَاللّٰہُ اَعلَم) (۱/۴۲۲'

(حاصل بحث یہ ہے کہ نمازِ جمعہ زوال کے بعد صحیح صریح غیر محتمل اور قوی روایات سے دلیل کے اعتبار سے ثابت ہے اور جہاں تک زوال سے پہلے کا تعلق ہے سو یہ بھی جائز ہے۔ (وا اعلم ''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 810

محدث فتویٰ